Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Meaning and Contemporary Relevance of Establishing Social Order in Society in the Light of Islamic Teachings

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں نظم ونسق کے قیام کا مفہوم اور عصری معنویت

Saira Razaque
MS Scholar, Islamic Studies, HITEC University, Taxila, Cantt, Rawalpindi
sairarazzaq26@gmail.com
Dr Rab Nawaz
Chairman, Associate Professor, Islamic Studies, HITEC University, Taxila
rab.nawaz@hitecuni.edu.pk

Abstract
This research paper explores the concept of establishing social order in light of Islamic teachings and examines its relevance in the contemporary world. Islam, being a comprehensive code of life, provides guidance not only for individual conduct but also for collective and societal matters. The Qur'an and Sunnah lay down fundamental principles such as justice, equality, consultation (shura), rule of law, and the fulfillment of mutual rights and responsibilities, which are essential for the formation of a peaceful and organized society. The study highlights the practical model of the Islamic state of Madinah established by the Prophet Muhammad (peace be upon him) in the light of basic Islamic Teaching, where justice prevailed, minority rights were protected, and a balanced socio-political structure was introduced. In the present age, where societies face challenges like corruption, inequality, social unrest, and moral decline, Islamic principles offer viable and sustainable solutions for good governance and social harmony. The findings of this research affirm that the Islamic system of social order is not confined to religious societies but holds universal appeal. Its ethical and legal framework can be adapted to address modern governance issues, providing a path toward a just, equitable, and peaceful global society. Integrating Islamic and contemporary perspectives can thus contribute significantly to the development of a balanced and inclusive socio-political system.

Keywords: *Meaning. Contemporary Significance. Establishing Order. Islamic Teachings.*

تمہید:

یہ تحقیقی مضمون اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں نظم ونسق(Social Order) کے قیام کے مفہوم اور اس کی عصری معنویت (Contemporary Relevance)کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اسلام ایک ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ نبویؐ کی روشنی میں ایسے اصول واضح کیے گئے ہیں جن کی بنیاد عدل، مساوات، شوریٰ، اطاعت امیر اور حقوق و فرائض کی ادائیگی پر ہے۔ ان اصولوں کی مدد سے ایک منظم، پُرامن اور فلاحی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جس میں بسنے والے تمام انسان بحیثیت مجموعی ترقی کریں۔

مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی اساس پر رسولِ اکرم ﷺ کی قائم کردہ ریاستِ مدینہ اسلامی نظم ونسق کا بہترین نمونہ ہے، جس میں قانون کی بالادستی، اقلیتوں کے حقوق، معاشرتی مساوات، اور انصاف کے اعلیٰ اصول نافذ کیے گئے۔ عصرِ حاضر میں جہاں دنیا معاشرتی بے چینی، عدالتی ناانصافی، کرپشن اور اخلاقی زوال جیسے مسائل کا شکار ہے، وہاں اسلامی نظم ونسق کی تعلیمات جدید معاشروں کے لیے قابلِ عمل اور دیرپا حل پیش کرتی ہیں۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچاتی ہے کہ نظم ونسق اور اس کے قیام سے متعلق اسلامی تعلیمات صرف مذہبی معاشروں کے لیے نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک منصفانہ، متوازن اور پائیدار نظام کے قیام میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں دینی و عصری دانش اور افکار کو منظم انداز میں یکجا کر کے ایک ایسا جامع فکری و عملی نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے جو انسانیت کو امن، انصاف اور فلاح کی راہ پر گامزن کرے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظم ونسق کا لغوی مفہوم

کسی بھی معاشرے کے استحکام، بقاء اور ترقی کے لیے نظم ونسق ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ نظم ونسق سے مراد ایک ایسا منظم، مربوط اور متوازن نظام ہے جس کے ذریعے فرد اور اجتماع دونوں کی ذمہ داریاں، حقوق و فرائض اور حدود و قیود متعین کی جاتی ہیں، تاکہ سماجی ہم آہنگی اور عدل و انصاف کا قیام ممکن ہو سکے۔ اسلام، جو کہ ایک کامل و جامع ضابطۂ حیات ہے، نہ صرف روحانی اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے بلکہ اجتماعی زندگی کے لیے بھی واضح اصول و ضوابط فراہم کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق، نظم ونسق کا قیام عدل، مساوات، شوریٰ، اطاعت، اور اجتماعی ذمہ داری جیسے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جو فلاح، امن اور انصاف پر استوار ہو اور وہی اگلے درجے میں معاشرتی نظم ونسق کے قیام کے لئے اختیار کرنے لازمی اور ضروری ہو جائیں گے۔

اس تمہید کے بعد، ضروری ہے کہ سب سے پہلے "نظم ونسق" کا لغوی و اصطلاحی مفہوم واضح کیا جائے تاکہ اس کی اسلامی بنیادوں کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔

لسان العرب لفظ کے مطابق "نظم ونسق" کی لغوی مفہوم

علامہ ابن منظور الافریقیؒ(1311ء- 1233ء)[1] اپنی کتاب 'لسان العرب' میں ان لفاظ کو اس تناظر میں بیان کرتے ہیں کہ جس سے انفرادی و اجتماعی اہتمام مملکت و شخصیت نکھر کر سامنے آجاتے ہیں کہ جس کا مطلب اور مفہوم یہ بنتا ہے کہ ملک کا نظم ونسق یہ ہوتا ہے کہ وہاں پر اہتمام اور انصرام یعنی بندوبست ہر حوالے سے مضبوط اور منظم انداز میں پایا جاتا ہو تو، کہا جاتا ہے کہ اس مملکت یا معاشرے کا نظم ونسق اچھا اور اعلیٰ ہے اور اس کے ذریعے سے ایک نمونے کا سماج پیدا کیا جا سکتا ہے، چنانچہ وہ ان الفاظ کا لغوی مفہوم یوں لکھتے ہیں کہ:

" الإدارة تعني الترتيب والانصرام في المجتمع ۔"[2]

ترجمہ:" نظم ونسق کے معنی ہیں معاشرے میں اہتمام اور بندوبست کرنا۔"

لسان العرب میں بیان کئے گئے مذکورہ نظم ونسق کے لغوی مفہوم سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ یہ نظم ونسق میں ادارہ کا مفہوم یہی بنتا ہے کہ انسانی معاشرے میں وسائل میں اہتمام بندی پیدا کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ اس سے سماج میں بندوبست کے حوالے سے انتظامی امور کی صلاحیتیں اُجاگر کرنے کا نام بھی ہے، اس نظم ونسق کا تعلق جہاں افراد انسانی کے ساتھ ہے ،وہیں پر اس سے بھی ہے کہ اس سے معاشرے میں بھی ایسے رویے اور اخلاق پیدا کئے جائیں کہ انسان کے پاس جو بھی

---

1 علامہ ابن منظور الافریقی تیرہویں صدی عیسوی کے وہ مشہور ماہر لسانیات تھے جنھوں نے اپنے دور میں دین اسلام کی مختلف زبانوں میں اصطلاحات کے جامع مفاہیم کے اپنے اپنے علاقے کے حساب سے ایسے بیان کیا کہ دین کا بنیادی پیغام ہر علاقے میں اجنبی ہونے سے محفوظ رہا، لسان العرب کتاب ان کی عظیم شاہکار کتاب ہے جسے عربی زبان کا انسائیکلوپیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔ آپؒ کا انتقال 1311ء میں قاہرہ میں ہوا۔ الافریقی، ابن منظور العلامہ، مقدمہ لسان العرب،(قم، ایران: مطبع، نشر ادب الحوزۃ،1985ء)،ج:1،ص:27

2 الافریقی، ابن منظور العلامہ، لسان العرب،(قم، ایران: مطبع، نشر ادب الحوزۃ،1985ء)،ج:8،ص:208

موجود نظریات ہوں ان میں اہتمام اور انصرام پیدا کر کے معاشرے میں ادار جاتی انداز میں بھی نظم و نسق کے قیام کی حکمت اختیار کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔

علامہ منظورؒ کا بیان کئے گئے لغوی مفہوم میں ایک بات وضاحت کے ساتھ سمجھ میں آ جانے والی ہے کہ نظم و نسق اگر صرف نظریاتی یا فکری طور پر لیا جائے تو کبھی بھی اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتا، خاص طور پر انسانی سماج کی عملی تشکیل کے حوالے کبھی بھی سو فیصد نتائج پیدا نہیں کئے جاسکتے، جب تک اس معاشرے میں انتظامی و ادارہ جاتی حوالے سے امور کو نظم و نسق کے دائرے میں لا کر کارآمد نہ بنایا جائے۔ قرآن پاک نے بھی ایک آیت مبارکہ میں اسی نظم و نسق کے حوالے سے جو بنیادی رہنمائی فراہم کی ہے وہ یہ ہے کہ اچھے اہتمام اور ترتیب سے ہی معاشرتی ترقی ممکن ہو پاتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

" وَ الصَّآفّٰتِ صَفًّا "[3]

ترجمہ: "صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی قسم ہے۔"

ملک پاکستان کے مشہور عالم دین مفتی محمد شفیعؒ (1976ء-1897ء)[4] اپنی تفسیر 'معارف القرآن' میں فقہی اصولوں کی ایک انسانی سماج میں منظم انداز میں اور قانون سازی میں کردار پر بات کرتے ہوئے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ نظم و نسق اصل میں مضبوط جد و جہد کا نام ہے، مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

" قرآن کریم نے اس آیت میں معاشرتی نظم و نسق کو سلیقہ مندی اور احسن طریقہ سے اہتمام کرنے کے لئے یہ صفت بتائی ہے اس جماعت کی کہ اس سے معاشرے میں لوگ آسانی کے ساتھ اپنے افکار و اعمال میں مہذب اخلاق کو فروغ دیں گے جب وہ ایک دائرے اور ڈسپلن میں رہتے ہوئے کارکردگی دکھائیں گے۔"[5]

---

[3] الصافات 37: 1

[4] مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ صاحب ایک ایسے عالم دین گزرے ہیں جنھوں نے لکھائی، پڑھائی اور عملی حوالے سے ان سب میدانوں میں بڑا نمایاں کردار ادا کیا اور ملک پاکستان میں دین اسلام کو مضبوط بنانے میں اپنی کاوشیں صرف کیں، انہوں نے ایک ایسے مشہور و معروف مدرسہ کی بنیاد رکھی کہ وہاں سے آج تک ہزاروں علماء دین کا صحیح رخ پر علم حاصل کر چکے ہیں۔ شفیع، مفتی، محمد، احکام القرآن، (کراچی: ادارہ معارف اسلامی، 1993ء)، ج:1، ص:21

[5] شفیع، محمد، مفتی، جواہر الفقہ، (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 2010ء)، ج:5، ص:111

عظیم ماہر سماجیات اور محقق عالمِ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ (1406ء-1332ء)[6] اپنی کتاب 'مقدمہ ابن خلدون' میں اچھی طرح وضاحت کرتے ہیں کہ یہ نظم ونسق اس وقت تک قائم نہیں کیا جاسکتا جب تک اس کے اہتمام اور انتظام کے لئے نظریاتی بحثوں کے ساتھ ساتھ عملی جہتیں بھی مقرر نہ کر دی جائیں، اسی حوالے سے وہ اپنے اس مقدمہ میں تحریر کرتے ہوئے روشنی ڈالتے ہیں کہ:

"انسانی اجتماع میں بسنے والی عوام میں شعور اور تعلیمات کی بنیاد پر ایسا نظم ونسق اور انتظامی ڈھانچہ ترتیب دیا جائے کہ کم وسائل کے ہوتے ہوئے اس سماج میں رہنے والی تمام انسانیت اچھے بندوبست اور انتظام کی وجہ سے اعلیٰ سے اعلیٰ فائدے حاصل کرے اور اپنی زندگی کو ڈسپلن میں لائیں گے اور اسی کی روشنی میں معاشرتی نظم ونسق کا نتیجہ خیز ثابت ہوگا"[7]

اوپر ذکر کی گئی تمام گفتگو سے مراد یہی چیز واضح کرنا ہے کہ 'نظم ونسق' کے لغوی مفہوم سے مراد یہ ہے کہ انسانی سماج میں اہتمام اور بندوبست کے قوانین کے ذریعے سے اچھی معاشرت قائم کی جائے نہ کہ صرف بنیادی تعلیمات اور افکار دے کر سماج میں انسانوں کو دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے، بلکہ ایسے انتظامی امور کو اختیار کر کے ایک اچھا سماج پیدا کیا جائے جس میں تمام انسان برابری کی بنیاد پر مادی وروحانی ترقی کی طرف اپنا سفر جاری وساری رکھ سکیں اور اپنے ذہنی افکار و نظریات کو اسی نظم ونسق اور اہتمام وانصرام کے ذریعے عملی نمونہ بنانے میں پیش پیش رہ سکیں۔

تاج العروس میں لفظ "نظم ونسق" کا لغوی مفہوم

---

[6] علامہ عبد الرحمان ابن خلدونؒ تاریخ اسلام میں وہ ماہر ترین تاریخ دان، عمرانی اصولوں کے ماہر مانے جاتے ہیں۔ آپ تاریخ، فقہ، اور دینی سیاسی تعبیرات کے حوالے سے بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ معاشیات، بشریات، معاشرت اور سیاسی وسماجی افکار و نظریات پر گہرا عبور رکھتے تھے، 'مقدمہ ابن خلدون' اس کتاب کو اسلامی علوم میں مصدر وماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ 1406ء میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ بٹ، محمد عثمان، 'ابن خلدون پر ایک نظر، (کراچی: نفیس اکیڈمی، 2004ء)، ص: 113

[7] خلدون، ابن، علامہ، عبد الرحمان، مقدمہ ابن خلدون، (مترجم: علامہ راغب رحمانی دہلوی، (کراچی: مطبوعہ، احمد برادرز، 2001ء)، ص: 469

سید مرتضیٰ حسینیؒ(1791ء-1731ء)[8] نے اس کتاب میں ان دونوں الفاظ 'نظم ونسق' کے لغوی مفہوم کو کچھ اس انداز میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کا مطلب ہے ایک انسانی معاشرے میں سپرد کئے گئے امور کو سلیقہ اور منظم انداز میں حدود میں کرنا، لکھتے ہیں کہ:

"نظم ونسق نام ہے سلیقہ اور حدود میں رہتے ہوئے سپرد شدہ امور کو پورا کرنا "[9]

تاج العروس میں ذکر کئے گئے نظم ونسق کے لغوی مطلب ومفہوم سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آرہی ہے کہ اس سے انسان اپنے ماحول میں رہتے ہوئے انتہائی سلیقے اور حسن انتظام کے ساتھ سپرد ہوئے امور کو مکمل کرے اور اس ماحول میں بسنے والے تمام انسانوں کے لئے باعث رحمت بنے، یہی اصل میں دین اسلام کی جامع تعلیمات کا خلاصہ ہے کہ لوگوں کو اس مادی دنیا میں ایسے انداز میں بندوبست کرکے قائل کریں کہ وہ معاشرہ دنیا میں بھی اعلیٰ حُسن انتظام کے تناظر میں جنت کا نظارہ پیش کرے اور اسی کی اگلی ترقی آخرت میں بھی کامیابی وکامرانی کی صورت میں حاصل کرے، انسانی اجتماعات میں اسی اعلیٰ نظم ونسق کی حقیقی کامیابی کی طرف اللہ رب العزت نے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ:

" رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"[10]

ترجمہ:"اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا"

امام زمخشریؒ(1143ء-1075ء)[11] اس تناظر میں اپنی تفسیر 'تفسیر الکشاف' میں مذکورہ آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

---

[8] سید مرتضیٰ حسینی کا اصل وطن بلگرام تھا مگر حجاز گئے اور وہاں سے یمن میں مقیم ہوگئے۔ یہاں اتنی دیر مقیم رہے کہ زبیدی مشہور ہوگئے، کوئی انہیں ہندی نہیں سمجھتا تھا۔ پھر قاہرہ چلے گئے، وہاں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری میں 1791ء میں اللہ کو پیارے ہوگئے انہوں نے لغت اور ادب میں بہت محنت سے اور مشقت سے تحقیقی کام کیا۔ ام ہانی، رخسانہ، نگہت الاری، مرتضیٰ بلگرامی: حیات اور علمی کارنامے، (دہلی: آل انڈیا میر اکادمی،1990ء)، ص: 96-94

[9] الحسینی ، محمد المرتضیٰ ، تاج العروس من جواہر القاموس،(کویت: التراث العربی، 1906ء)،ج:4،ص:155

[10] البقرة2: 201

[11] محمد بن عمر المعروف علامہ زمخشریؒ اپنے زمانہ کے ایک بہترین عالم، فاضل اور ادب اور نحوی حوالے سے ایک پائے کے عالم دین تھے۔ آپؒ ایک مفسر قرآن کی حیثیت سے مشہور تھے۔ آپ 1075ء میں پیدا ہوئے، بغداد میں علمی خدمات سرانجام دیں اور 1143ء میں آپ کی وفات ہوئی، آپ کی شہرہ آفاق تفسیر 'تفسیر الکشاف' ہے۔ زمخشری، محمد بن عمر، مقدمہ تفسیر الکشاف،(بیروت: ، دار المعرفة،1976ء)،ج: 1،ص:41

"اللہ نے حضرت آدم کی دنیا میں آمد کے ساتھ ہی ان کو ایسے انتظامی اور مادی اخلاقیات کی تربیت فرمائی کہ انہوں نے اس دنیا کو جنت بنانے میں اپنے دور کے انسانوں کی رہنمائی فرمائی، یہی سلسلہ آگے چلتا ہے اور ہر دور میں اللہ کے رسولوں نے دنیاو آخرت کو ڈسپلن میں لاکر جنت کا گہوارہ بنایا۔"[12]

تفسیر الکشاف میں امام زمخشریؒ کی بیان کی گئی سورۃ البقرۃ کی آیت کی تشریح میں اس بات کی خوب اچھی طرح وضاحت ہو گئی ہے کہ اللہ کے تمام انبیاء کرام نے اس مادی دنیا میں مبعوث ہونے کے بعد اس دنیا میں اعلیٰ اور اچھے نظم ونسق کے قیام کی جدوجہد کی اور اسے منظم کیا۔

فرہنگ آصفیہ میں "نظم ونسق" کا لغوی مفہوم

ماہر لسانیات مولوی سید احمد دہلویؒ (1916ء-1846ء)[13] وہ مشہور عالم ربانی گزرے ہیں جن کی علم وادب میں لسانیات پر بہت زیادہ خدمات ملتی ہیں، وہ اپنی کتاب "فرہنگ آصفیہ"[14] میں ان دونوں الفاظ 'نظم ونسق' کے لغوی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے اور واضح کرتے ہیں کہ ان کا مطلب ہوتا ہے بندوبست کرنا اور وہ پابندیاں اور پالیسیاں ہیں جن کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ معاشرے میں رہنے والے لوگوں کو ناپسندیدہ اعمال سے روکا جا سکے، چنانچہ وہ اپنی اس کتاب میں لغوی مفہوم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"' نظم ونسق مجموعی طور پر دو الفاظ کے ساتھ مربوط ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے اندر تربیت سے انتظامی مہارتیں حاصل کرے اور اس کے ساتھ نظم ونسق کے ذریعے سے ذہنی رویوں کو مربوط انداز میں آگے بڑھانے کا نام بھی ہے۔"[15]

---

[12] زمخشری، محمد بن عمر، تفسیر الکشاف، (بیروت: دار المعرفۃ، 1976ء)، ج:1، ص:396

[13] مولانا سید احمد دہلویؒ ایک ہندوستانی جید عالم دین تھے جن کو لسانیات، فرہنگ نویس اور علم اللسان پر بہت اچھا عبور حاصل تھا۔ آپؒ 1846ء کو دہلی، مغل پورہ، بھارت میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی، انہوں نے ایس ڈبلیو فیلن (بنگال کے ماہر تعلیم، 1880ء میں ان کا انگلینڈ میں انتقال ہوا۔) کے ساتھ ان کے ادارہ میں ماہر لسانیات کے طور پر کام بھی کیا، سید احمد دہلویؒ جامعہ پنجاب میں گورنمنٹ بک ڈپو کے مینجر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ 11 مئی 1918ء کو آپؒ کا انتقال ہوا۔ محمد یونس ندوی، عربی علوم وفنون کے ممتاز علماء، (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامی، جدید ایڈیشن، 1997ء)، ص:266

[14] لغت کی یہ مشہور کتاب فرہنگ آصفیہ مولوی سید احمد دہلویؒ کی اس فن پر وہ مشہور کتاب ہے جسے ہندوستان کیا پوری دنیا میں اردو کی جان پہچان کے حوالے سے بہت زیادہ مقبولیت ملی

[15] مولوی، دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، (لاہور: اردو سائنس بورڈ، 2006ء)، ج:1، ص:311

مذکورہ عبارت کی روشنی میں انسانی سماج کو اگر ایک جسم کی مانند سمجھا جائے تو جیسے انسانی جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم متاثر ہو جاتا ہے، ایسے ہی مذکورہ بیان کی گئی نظم و نسق کی لغوی تعریف میں یہ بات واضح کی گئی ہے معاشرے میں نظم و نسق کے قیام میں سُستی نہ دکھائی جائے ورنہ پورا معاشرہ متاثر ہو جائے گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

" تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى
عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى۔"[16]

ترجمہ: "”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

ان دونوں الفاظ کے لغوی مفاہیم سے واقفیت اور شعور حاصل ہونے کے بعد اس بات کا تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ اب ان الفاظ کی اصطلاحی تعریفات سے متعلق بھی اہل لغت کے ہاں بیان کی گئی تشریحات سے آگہی حاصل کی جائے، اگلے صفحات میں نے نظم و نسق کی اصطلاحی تعریفات پر روشنی ڈالی ہے تاکہ اس کی جامعیت کھل کر سامنے آئے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظم و نسق کی اصطلاحی تعریفات

نظم و نسق کی لغوی تعریفات کا شعور حاصل کرنے کے بعد، جیسا کہ میں نے اوپر کے صفحات میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے، جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ دونوں الفاظ اپنے اندر لغوی اعتبار سے جامع معنیٰ رکھتے ہیں، اور انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کو منظم انداز میں گزارنے کے لئے کامل رہنمائی فراہم کرتے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں ان الفاظ کے بنیادی کتب سے لغوی مطالب واضح کئے گئے ہیں، ایسے ہی ان دونوں الفاظ کی حقیقت و ماہیت کو جاننے کے لئے ان الفاظ کے اصطلاحی مفاہیم سے متعلق کامل شعور حاصل کیا جائے۔

علامہ ابن خلدونؒ کے نزدیک "نظم و نسق" کی اصطلاحی تعریف

ابن خلدونؒ (1406ء-1332ء) اپنی کتاب 'مقدمہ ابن خلدون' میں نظم و نسق کی جامع معنیٰ تعریف اور مفہوم پر لکھتے ہیں کہ:

---

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (ریاض: دارالسلام، 1991ء)، کِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ، ح: 6011، ج: 3، ص: 298

"نظم و نسق کا ایک انسانی معاشرے میں مقصد و ہدف حقیقت میں یہی ہوتا ہے کہ پورے معاشرے کی فلاح میں معاون و مددگار ثابت ہو، اور اس نظم و نسق کو چلانے والی حکومتی جماعت کی بنیادی ذمہ داریوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ اپنی اس حکومتی پالیسیوں کے تحت پورے معاشرے میں بسنے والوں کی کامل فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے ایسا نظم قائم کریں۔"[17]

علامہ ابن خلدونؒ کی بیان کی ہوئی نظم و نسق کی اصطلاحی تعریف میں یہ ہے کہ انسانی معاشرے میں اجتماعی طور پر پوری قوم کو ترقی کی طرف لے جانے کے لئے نظم و نسق کے قوانین مرتب کئے جاتے ہیں، جس میں انسان منظم انداز میں انفرادی و اجتماعی ترقی کرے۔

القاموس الاصطلاحی میں "نظم و نسق" کی اصطلاحی تعریف

مولانا وحید الزماںؒ(1920ء-1850ء)[18] نے اپنی لغت کی کتاب " القاموس الاصطلاحی " میں 'نظم و نسق' کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ معاشرے کے تمام شعبوں میں ایسا اہتمام اور انتظام پیدا کیا جائے اور ہر ایک دائرے میں عدل و انصاف قائم ہو، چنانچہ آپؒ اس کتاب میں ان الفاظ کا اصطلاحی مطلب واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اسلامی نظام حکمرانی کے اصولوں میں سے نظم و نسق ان بنیادی قوانین کی پابندی کا نام ہے جس کے ذریعے انسانی معاشرے کے سیاسی، سماجی اور معاشی اداروں میں ایمانداری کے ساتھ ایسا اہتمام اور انتظام اور حکومتی ڈھانچہ ترتیب دیا جائے کہ اس کے نتیجے میں اس انسانی اجتماع میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو جائے اور اسی کی اگلی سطح معاشرتی نظم و نسق کا قیام عمل میں لانا ہوتا ہے جو کہ ہر انسانی سماج کا اساسی تقاضا ہے۔"[19]

---

[17] خلدون، ابن، علامہ، عبد الرحمان، مقدمہ ابن خلدون، (مترجم: علامہ راغب رحمانی دہلوی، ص:112

[18] خطۂ برعظیم کے علمی خاندان کے چشم وچراغ محترم مولانا وحید الزماںؒ 1850ء میں کانپور میں پیدا ہوئے، آپ برصغیر پاک وہند کی مشہور شخصیت ہیں، جنھوں نے علمی و عملی حوالے سے اپنے اس دور میں انسانوں کی کامل رہنمائی فرمائی اور دین کے علوم میں ایسی خدمات سرانجام دیں کہ رہتی دنیا تک انہیں اچھے الفاظ سے یاد کیا جاتا رہے گا، آپؒ نے کئی کتب لکھیں اور کتب حدیث کے تراجم بھی کئے ہیں۔ امینی، نور علم خلیل، پس مرگ زندہ، (یوپی انڈیا: ادارہ علم وادب، دیوبند، 2018ء)، ص:263

[19] کیرانوالی، وحید الزمان، القاموس الاصطلاحی، (کراچی: دارالاشاعت، اردو بازار، 2001ء)، ص:158

القاموس الاصطلاحی کتاب کی رو سے انسانی سماج میں ایسے قوانین پر عملدرآمد حقیقت میں نظم و نسق کے دائرے میں ہی رہ کر ممکن ہو پاتا ہے، ورنہ اس کے بغیر تو کبھی بھی اس معاشرے میں انارکی اور افراتفری ختم نہیں ہو پائے گی، قرآن پاک نے بھی انسانی سماج میں ایسے نظم و نسق کے نتیجے میں اعلیٰ درجے کے عدل و انصاف کو قائم کرنے کا باقاعدہ حکم صادر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ :

" اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ "[20]

ترجمہ: "بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

اسلام کا انتظامی قانون کتاب میں "نظم و نسق" کی اصطلاحی تعریف

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (1968ء)[21] اپنی کتاب 'اسلام کا انتظامی قانون' میں ان الفاظ کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہیں کہ :

"اسلام کے نظام معاشرت میں نظم و نسق کا مطلب یہ ہے کہ ایسا حکومتی ڈھانچہ اور ماحول ترتیب دیا جائے کہ وہاں پر حکمران اور عوام دونوں میں جوابدہی اور ذمہ داری کا رویہ نظر آئے اور وہاں بسنے والی انسانیت کے درمیان ایسے رابطے مضبوط ہوں کہ وہ ایک ڈسپلن میں آجائیں۔"[22]

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی صاحب کی مذکورہ نظم و نسق کی اصطلاحی تعریف سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ انسانی سماج میں نظم و نسق ایک باقاعدہ جوابدہی کا نام ہے اور ایسی ذمہ داری کو نبھانے کا نام ہے جس کے نتیجے میں اعلیٰ اخلاق کا معاشرہ وجود میں آتا ہے کہ، جس میں ہر آدمی کے زیر سایہ افراد پر وہ اپنے آپ کو نگران اور ذمہ دار سمجھتا ہے، نبی پاک ﷺ نے بھی

---

[20] النحل 16: 90

[21] ملک پاکستان کے مشہور و معروف مؤرخ، سیرت و کالم نگار ہیں، آپ نے بیسیوں کالمز لکھیں ہیں اور اسلام کے معاشرتی پہلوؤں پر کافی تحریریں اور کتابیں لکھیں ہیں اور سماجی و انتظامی حوالے سے ملک ک و قوموں کا نظام مملکت کیسے چلایا جاتا ہے اس حوالے سے دین اسلام کی جامع تعلیمات کی روشنی میں پاکستانی قوم کی کافی حد تک ذہنی آبیاری کر رہے ہیں کہ معاشرے میں اس لازمی فروغ دیا جائے۔ نیازی، لیاقت علی خان، ڈاکٹر، اسلام کا نظام حیات، مقدمہ، (لاہور: دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، 2011ء)، ص:18

[22] نیازی، لیاقت علی خان، ڈاکٹر، اسلام کا انتظامی قانون، (لاہور: دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، 2001ء)، ص:56

اپنی ایک حدیث میں ایسی ہی رہنمائی فرمائی ہے کہ نظم ونسق انسانوں پر نگرانی کا نظام بنانا ہے کہ جس کی روشنی میں انسانیت بحیثیت مجموعی آگے بڑھے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ:

" أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ۔"[23]

ترجمہ:"پس تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہو گا۔"

مندرجہ بالا تحقیقی بات چیت کا مقصد و ہدف یہی ہے کہ نظم ونسق کے اصطلاحی مفہوم کے تناظر میں ہم سب سمجھ جائیں کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنی اپنی جگہ نگران وحاکم ہے اپنی نیچے والی رعایا کا اور ماتحتوں کا، نظم ونسق کی معاشرتی اقدار کے تناظر میں اسی بات کو پیش نظر رکھا جائے۔

مذکورہ تمام بحث و مباحثہ کا تحقیقی طور پر مقصد و ہدف یہی ہے کہ نظم ونسق کے لغوی مفاہیم و اصطلاحی تعریفات اپنے مضمون میں ایسے اچھے انداز میں قارئین کے سامنے پیش کر دیا جائے کہ ان دونوں الفاظ کی حقیقت وماہیت اور ان الفاظ کی صحیح معنوں میں جامعیت کھل کر سامنے آجائے تاکہ کسی بھی ماحول میں بات کرتے ہوئے اس نظم ونسق کی جامعیت پیش نظر رہے اور اس کی ممکنہ افادیت سے انسانیت عامہ کو فائدہ پہنچانے کی کوئی سبیل نکالی جاسکے اور معاشرتی ترقی کو منظم انداز میں بروئے کار لایا جائے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں نظم ونسق کے قیام کا مفہوم

جیسا کہ اوپر بات کی گئی ہے کہ نظم ونسق انسانی سماج میں صرف نظریاتی طور پر کچھ تعلیمات کا نام نہیں ہے بلکہ ایسی منظم جدوجہد اور انتظام وانصرام کا نام ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بسنے والے تمام انسان ایک دائرے اور حدبندی میں رہ کر زندگی گزارنے کو فخر محسوس کرتے ہیں، یہ سب کچھ اس وقت پیدا ہو گیا جب اس معاشرے میں بسنے والے انسان اس نظم ونسق کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اس کے قیام کی جدوجہد اور کوشش بھی کریں، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ نظم و نسق اصل میں تقاضا بھی یہی کرتا ہے کہ اس کی تعلیمات کو معاشرے میں قائم کیا جائے ، نظم ونسق کے قیام کی حقانیت جاننے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ"[24]

---

[23] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا، ح:5188، ج:2، ص: 373

[24] الانفال8: 46

ترجمہ:" اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

مندرجہ بالا آیت قرآنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ باہمی افتراق و انتشار ایک جماعت میں اسی وقت ختم ہو سکتا ہے جب اس میں نظم و نسق کو قائم و دائم رکھنے کی باقاعدہ منصوبہ بندی ہو گی، سورۃ الانفال کی اس آیت میں بنیادی مقصد و ہدف یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے منظم ہونا بھی لازمی ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں نظم و نسق کے قیام کی عصری معنویت

یہ نظم و نسق کا ہی دائرہ کار ہوتا ہے کہ وہ معاشرے میں رہنے والے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر رکھتا ہے، ورنہ انسان حیوانوں سے بھی بدتر ہو جائیں۔ قرآن پاک میں اس بات کی طرف اچھے انداز میں رہنمائی کی گئی ہے کہ جب انسانیت اجتماعی طور پر حدود و قیود اور کسی قاعدے قانون کے تحت زندگی گزارنے کو فوقیت نہ دیں تو وہ انسان حیوان بن جاتے ہیں یا حیوانوں سے بھی اپنے آپ کو نیچے لے جاتے ہیں، ایسے میں نظم و نسق کے ذریعے ہی ان بسنے والے انسانوں کو ان کی اپنی معاشرتی زندگیوں میں قوانین کے تابع بنایا جاسکتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ:

" لَـهُـمْ قُـلُـوْبٌ لَّا يَـفْقَـهُـوْنَ بِـهَـاؗ وَلَـهُـمْ اَعْيُـنٌ لَّا يُـبْصِرُوْنَ بِـهَـاؗ وَلَـهُـمْ اٰذَانٌ لَّا يَـسْـمَعُـوْنَ بِـهَـاؕ اُولٰٓـئِكَ كَـالْاَنْـعَـامِ بَـلْ هُـمْ اَضَلُّ اُولٰٓـئِكَ هُـمُ الْـغَـافِـلُـوْنَ "[25]

ترجمہ:" ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں، وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں۔"

سورۃ الاعراف کی مذکورہ آیت کی روشنی میں یہ بات سمجھ آرہی ہے کہ انسانی معاشرے میں رہنے والے انسانوں کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ اپنے کان اور اپنی آنکھیں ایسی ہوشیاری کے ساتھ کھلی رکھیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی بھی ان کے اردگرد کے ماحول میں بدنظمی اور کسی قاعدے اور قوانین کو نہ توڑیں۔

---

[25] الاعراف 7: 179

ایسی صورتحال میں ہمیں نظم ونسق کی ایک انسانی سماج میں ضرورت واہمیت اور اس کی عصری معنویت کا اچھی طرح انداز ہو جاتا ہے۔ مولنا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (1979ء-1903ء)[26] اپنی تفسیر 'تفہیم القرآن' میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اصل میں تو انسانیت اور حیوانیت میں فرق ہی یہ قوانین کی پابندی اور ڈسپلن میں رہنے کا نام ہے، چنانچہ وہ اپنی اس تفسیر میں مذکورہ آیت کی تفصیل بتاتے ہیں کہ:

"اللہ رب العزت نے آخرت میں جہنم کی آگ سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لئے اس مادی دنیا میں ایسے ایسے قوانین پر عمل کرنے کا حکم صادر کیا ہے کہ اس میں بسنے والے لوگ ایک نظم میں آکر اپنے آپ کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کے میں داخل کر لیتے ہیں۔"[27]

مذکورہ گفتگو کے تناظر میں میری ذاتی رائے میں بھی یہی چیز بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ انسانی زندگی میں نظم ونسق کے قیام کے لئے ہر وقت جدوجہد اور کوشش کرتے رہنا لازمی اور ضروری ہے، دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی سماج میں نظم ونسق کی تعلیمات کا شعور دینا بہت ضروری ہے تاکہ انسانی معاشروں میں رہنے والے تمام انسان بلا تفریق رنگ، نسل اور مذہب کے کامل ترقی کریں۔

نظم ونسق کے حقیقی اور جامع قیام کے معنیٰ کی روشنی میں دین اسلام بھی ہمیں ہر جگہ پر یہی درس دیتا نظر آتا ہے کہ اپنی انفرادی و اجتماعی دونوں دائروں کی زندگیوں کو نظم ونسق کا پابند بنائیں اور اسی کے مطابق اپنے روز و شب گزاریں۔ اللہ رب العزت کا یہ نظام کائنات بھی جو اللہ نے بنایا ہے اسی بات کی اہمیت اور ضرورت کو ہمارے دماغ میں راسخ کرتا ہے کہ جیسے یہ چاند، ستارے اور سورج ایک نظم ونسق میں رہتے ہوئے اس کائناتی نظام میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں، ایسے ہی انسانی اجتماعات میں نظم ونسق کے قیام کی عصری معنویت ہوا کرتی ہے۔ تاکہ یہ انسانیت کا اجتماع انفرادی و اجتماعی طور پر اسی نظم ونسق کے قیام کی وجہ سے بغیر کسی افراتفری کے آگے بڑھتا جائے اور دنیا و آخرت کو اچھا بنائے۔

---

[26] مولنا سید ابولاعلیٰ مودودیؒ اس خطے بر عظیم پاک وہند کے وہ عظیم عالم، سیاسی مدبر اور مدبر انسان ہیں کہ آپ نے اپنے علم، عمل اور سماجی خدمات کے تناظر میں یہاں کی عوام میں تحریکی ذہن پیدا کیا اور ظالم انگریز کے خلاف کام کرنے کے حوالے سے اپنی تحریروں، تقریروں اور تحریک میں بڑے اچھے انداز میں امت کی درپیش مسائل میں کامل رہنمائی فرمائی اور تقریباً انسانی زندگی کے ہر میدان میں رہنمائی مہیا کرنے کے لئے آپؒ نے اعلیٰ سے اعلیٰ عنوانات پر مبنی کتب تالیف کیں۔ محمد یونس ندوی، عربی علوم وفنون کے ممتاز علماء، ص: 87

[27] ابوالاعلیٰ، مودودی، سید، مولنا، تفہیم القرآن، (نئی دہلی: مکتبہ اسلامی پبلیشرز، 1984ء)، ج:1، ص:527

انسانی معاشرے میں نظم ونسق کی ضرورت واہمیت اور پاکستانی سماج میں اس کی عصری معنویت کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں اس کے ذریعے سے انفرادی طور پر افراد معاشرہ اعلیٰ نتائج پیدا کرتے ہیں، ایسے ہی یہی نظم ونسق اجتماعی طور پر بھی معاشرے میں بسنے والی عوام الناس کو منظم انداز میں آگے لے کر جاتا ہے، تمام ماہرین بھی یہی رہنمائی فرماتے ہیں کہ انسانی سماج جہاں انفرادی طور منظم ہونا لازمی اور ضروری ہوتا ہے، وہیں پر اس میں رہنے والی ساری قوم میں منظم قاعدے اور قوانین کا ہونا لازمی ہوتا ہے اور یہ چیز نظم ونسق کے ذریعے ہی ممکن ہو پاتی ہے۔

پروفیسر غلام رسول چیمہؒ (1942ء-2009ء)[28] نے اپنی کتاب "اسلام کا عمرانی نظام" میں انسانی معاشرے میں دین اسلام کی جامع تعلیمات کی روشنی میں واضح کرتے ہیں کہ نظم ونسق کے قیام کی عصری معنویت اور اس کی اہمیت انسانی سماج میں بہت زیادہ ہے، وہ لکھتے ہیں کہ:

"اسلام جس معاشرتی ماحول کو قائم کرنے کی بات کرتا ہے اس میں نظم ونسق اور اس کے مطابق انفرادی واجتماعی قوانین کو لاگو کرنے کی لازمی بات کرتا ہے تاکہ معاشرہ ہر حوالے سے منظم رہے، اور اس میں بسنے والی ساری عوام ایک مربوط نظام کے ذریعے ترقی کرے۔"[29]

مذکورہ گفتگو کا مقصد یہی ہے کہ اس بات کی وضاحت سامنے آجائے کہ انسانی معاشرے میں نظم ونسق کی تعلیمات اور اس سے متعلق شعور وآگہی حاصل کرنا بہت ضروری اور لازمی ہو جاتا ہے تاکہ اس سماج میں رہنے والے تمام لوگ بلا تفریق رنگ، نسل و مذہب کے اجتماعی طور پر ترقی کی طرف بڑھے۔ یہ تو بات واضح ہے کہ اس مادی دنیا میں آنے والی تمام انسانیت جن کو اللہ رب العزت نے مختلف قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہوا ہے، وہ صرف اسی نظم ونسق کے قیام اور تعلیمات کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاتے ہیں اور مل کر معاشرے کو ترقی دیتے ہیں تاکہ اس کرہ ارض پر بسنے والی تمام انسانیت بلا تفریق رنگ، نسل ومذہب کے اپنی مادی وروحانی ترقی کو ممکن بنا سکے اور ایک دوسرے کی مثبت پہچان بننے میں اہم کردار ادا کر سکیں، قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

---

[28] پروفیسر غلام رسول چیمہؒ ایک نہایت ہی قابل اور باہمت عالم دین تھے، آپ نے دین اسلام کی معاشرتی تعلیمات کے عملی پہلوؤں پر بہت زیادہ بات چیت کی ہے، خاص طور پر بیسویں صدی کے آخر میں امت مسلمہ کو معاشرتی میدان میں درپیش مسائل کو نظم ونسق اور ہر حوالے سے جن عملی مسائل کا سامنا تھا ان پر خوب بات چیت کی اور اپنے دور کے انسانوں کو اسلام کی عمرانی تعلیمات کے تناظر میں رہنمائی کی، چیمہ، غلام رسول، پروفیسر، اسلام کا عمرانی نظام (مقدمہ)، (لاہور، علم وعرفان پبلیشرز، 2004ء)، ص:18

[29] چیمہ، غلام رسول، پروفیسر، اسلام کا عمرانی نظام، (لاہور، علم وعرفان پبلیشرز، 2004ء)، ص:144

"يَآ اَيُّـهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْاۚ "[30]

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تا کہ تمہیں آپس میں پہچان ہو۔"

قرآن پاک کی یہ مذکورہ آیت بھی ہماری اس معاملے میں مکمل رہنمائی مہیا کر رہی ہے کہ جس معاشرے میں مختلف القسم اور مزاج کے لوگ رہتے ہوں، وہاں نظم و نسق کی تعلیمات اور شعور کی وجہ سے سب کو یکجا کیا جا سکتا ہے اور معاشرے کو امن و امان اور برابری کی بنیاد پر ترقی کے راستے پر گامزن رکھا جا سکتا ہے، یہ ہیں وہ بنیادی تعلیمات اور نظم و نسق کے قیام کی عصری معنویت جس کے نتیجے میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ انسانی معاشرے میں نظم و نسق کا قیام اور اس کے حوالے سے مسلسل جدو جہد کتنی ضروری اور لازمی ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ضرورت و اہمت اور اس کے قیام کی عصری معنویت کو سامنے رکھ کر بحیثیت ایک مسلمان اور انسان ہونے کہ اپنے معاشرے میں رہتے ہوئے نظم و نسق کے جامع مفاہیم کے تناظر میں ہمارے ذمہ معاشرتی تقاضے کیا پیدا ہوتے ہیں اور پھر اس کی روشنی میں معاشرتی نظم و نسق کے قیام کی حکمت عملی کیا بنتی ہے پر تفصیلی بات کی جائے تا کہ ان الفاظ کی عصری معنویت کھل کر سامنے آجائے۔

انسانی معاشرے میں نظم و نسق کے قیام کے حقیقی مفہوم کو جاننے کے لئے لازمی ہے کہ ہم اس کو معاشرے کے مختلف دائروں میں تقسیم کر کے سوچیں مثلاً ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک انسان اپنی افرادی زندگی میں تو نظم و نسق کا قائل ہو اور اجتماعی یا سماجی حوالے سے اس نظم و نسق کے قیام کا کوئی فارمولہ نہ رکھتا ہو، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میرا ذاتی یا انفرادی طور ر پر نظم و نسق کے قیام کے اوپر زندگی گزارنا کبھی بھی اسے اجتماعی طور پر کامیاب نہیں ہونے دے گا اور نہ ہی اس کا یہ انفرادی عمل اسے اجتماعی طور پر کامل نتائج موصول کروائے گا۔

دین اسلام اپنی جامع تعلیمات کی بنیاد پر ہی تمام ادیان سابقہ پر فضیلت رکھتا ہے، انہی تعلیمات کا تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ نظم و نسق کے قیام کے جامع اور حقیقی مفہوم اور ہر دور میں اس کی معنویت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے اور وہ یہ ہے کہ اس نظم و نسق کو جہاں ایک انسان اپنی ذاتی و انفرادی زندگی میں ڈسپلن میں لیکر ایک نظم میں لیکر چلنے کو اعزاز سمجھتا ہے، ایسے ہی اُس انسان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے سماج اور معاشرے میں رہتے ہوئے اس نظم و نسق کے قیام کو زندگی کے ہر

[30] الحجرات 49: 13

دائرے میں قائم کرنے کی جدوجہد اور کوشش کرے نہ کہ صرف ذاتی وانفرادی دائرے میں، یہی اصل میں انسانیت کا وہ عالمگیر پیغام ہے جسے قرآن پاک نے سب لوگوں کے سامنے رکھا ہے۔

بطور ایک مضمون نگار ہونے کہ میں نے اوپر جو بات چیت کی ہے اس کا مقصد قارئین کے سامنے یہی رکھنا چاہتی ہوں کہ اسلامی تعلیمات جس نظم و نسق کی بار بار تلقین کرتی ہیں وہ انسان کی مندرجہ ذیل دونوں حیثیتوں میں نظم و نسق کا قیام مراد لیتا ہے :

1۔ انسانی زندگی کا انفرادی و ذاتی دائرہ

2۔ انسان کی سماجی و اجتماعی زندگی

دین اسلام کی عالم گیر اور ہمہ گیر تعلیمات جس میں نظام عبادات سے لیکر معاملات، معاشرت، سیاست اور معیشت سب دائرے آجاتے ہیں، ان سب کے حوالے سے ایسا نظم قائم کرنا کہ دین اسلام کو ماننے والا ہر فرد اپنی زندگی کے ان تمام دائروں میں نظم و نسق کے ذریعے اپنی فکری، سیاسی و معاشی تمام انفرادی و اجتماعی ضروتوں کو آسانی کے ساتھ ڈسپلن میں لا کر پورا کر سکے، ایک انسان کی زندگی کہ یہ تمام دائرے اصل میں اس معاشرے کی پہچان ہوتے ہیں جو کہ ہر فرد کے لئے ان کو ایک نظم میں لانا لازمی قرار دیتے ہیں، درحقیقت نظم و نسق کے قیام کی عصری معنویت یہی ہے جس کو اسلام کی تعلیمات اپنے ہر ماننے والے میں پیدا کرنا چاہتی ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے معروف عالم دین مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ (1962ء-1901ء)[31] نے اپنی مشہور کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" میں جہاں اقتصادیات کو معاشرتی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی قرار دیا ہے، لکھتے ہیں کہ :

"اسلامی معاشرہ اپنے اندر بسنے والی انسانیت کو ان کے افکار و نظریات، سیاسیات اور معاشی تعلیمات میں باقاعدہ نظم و نسق اور ڈسپلن کو قائم کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ ان تینوں دائروں میں انسان نے اپنا کمال دکھا کر معاشرتی زندگی کو منظم بنانا ہے۔"[32]

---

[31] مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ ایک مضبوط تحریک آزادی کے وہ عظیم مجاہد اور علم تھے جن کی زبان، تحریر اور تصنیف نے برصغیر پاک وہند میں ایک نام پیدا کیا، آپ کی مشہور ترین کتاب 'اسلام کا اقتصادی نظام' ہے، اس کے علاوہ آپ نے قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھی، آپ جمعیت علماء ہند کے بہت بڑے کارکن تھے۔ امام شاہ ولی اللہؒ کے فلسفہ کے بھی ماہر تھے اور اسی کے مطابق اپنی عملی زندگی بسر کی، آپ کا انتقال 1962ء کو ہوا۔ محمد یونس ندوی، عربی علوم و فنون کے ممتاز علماء، ص:220

[32] سیوہاروی، مولانا، حفظ الرحمان، اسلام کا اقتصادی نظام، (کراچی: شیخ الہند اکیڈیمی، 2005ء)، ص:169

مذکورہ تمام تحقیقی بات چیت اور گفتگو کا بنیادی مقصد و ہدف یہی ہے کہ قارئین کے سامنے اس محققانہ بات چیت کے تناظر میں یہ بات کھل کر سمجھ میں آجائے کہ ایک انسانی سماج میں نظم و نسق کے قیام کا حقیقی و جامع مفہوم اور اس کی ضرورت و اہمیت کی روشنی میں عصری معنویت یہ آجائے کہ؛انسان کی ذاتی واجتماعی زندگی ہر دونوں دائروں میں نظم و نسق کے قیام کا عمل وقوع پذیر ہونا شروع ہو جائے۔

بطور تحقیقی میدان میں بحیثیت ایک ابتدائی طالبہ ہونے کے میں نے بالکل انسانی فطرت کی عکاسی کرتے ہوئے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ انسانی اجتماعات میں نظم و نسق کے قیام کا یہی جامع ترین مفہوم ہی اصل میں نظم و نسق کے قیام اور اس کے معاشرتی نتائج سے تمام انسانوں کو فائدہ پہنچائے گا نہ کہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو تو نظم و نسق کے دائرے میں ڈھال لیا جائے اور اجتماعی دائرہ کے وقت یہ بولا جائے کہ یہ میری ذمہ داری سے باہر ہے، ایسے کبھی بھی اسلام، قرآن اور سیرت رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عالم گیر و ہمہ گیر تعلیمات تقاضا پیدا نہیں کرتیں۔

میرے اس مضمون کے مذکورہ صفحات میں نظم و نسق کی جامع تعریفات اور اس کے تناظر میں اس کی انسانی معاشرے میں ضرورت و اہمیت و عصری معنویت پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور اس بات کو اچھی طرح دلائل کے ساتھ واضح کرنے کی مکمل کوشش کی گئی ہے کہ ان دونوں الفاظ کی جامعیت سب کے سامنے آجائے تاکہ جب انسانی معاشرے میں کسی بھی کردار کو ادا کرنے کی باری آتی ہے تو اس وقت تک اس پر دل سے عمل نہیں کی جا سکتا جب تک اس کے ہر ممکنہ طریقوں اور پہلوؤں سے ساری تعلیمات اور اس کی ضرورت واہمیت کا پتا نہ چل سکے۔

اس عہد کے ماہر محقق اور اسلامی مفکر ڈاکٹر خالد علوی[33] اپنی مشہور کتاب "اسلام کا معاشرتی نظام" میں اس بات کی اچھی طرح تائید کرتے ہیں کہ عمرانی قوانین میں یہ بات لازمی اور ضروری ہے کہ جب تک نظم و نسق کے قیام کے حقیقی مفہوم

---

[33] ملک پاکستان کے مشہور و معروف اسلامی اسکالر پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صاحب جامعہ پنجاب میں 1960ء میں بڑے قابل اور اچھے استاذ مانے جاتے تھے آپ سماجیات اور انسانی عمرانی اصول و قواعد کے حوالے سے دینی نقطہ نظر بڑی اچھی طرح واضح کر کے پیش کرنے میں ماہر تھے۔، ان کی تاریخ پیدائش وغیرہ مسر نہیں ہو سکیں، البتہ اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے اسلامی تہذیب و تمدن اور دینی معاشرت پر بہت کچھ لکھا، اور اس بات کی اہمیت کو واضح کیا ہے کہ انسانی معاشرے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر ہی رہنا ترقی کا باعث بنتا ہے "اسلام کا معاشرتی نظام" ان کی بہت ہی مشہور کتاب ہے۔ ڈاکٹر خالد علویؒ، اسلام کا معاشرتی نظام، (مقدمہ)، (لاہور: الفیصل ناشران، 1999ء)، ص:21

اور اس کی عصری معنویت سے متعلق مکمل واقفیت نہ مل جائے تب تک آپ اس انسانی معاشرے میں پیدا ہونے والے معاشرتی تقاضوں کو کبھی بھی پورا نہیں کرسکتے، چنانچہ وہ اس حوالے سے اپنی اس کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"انسانی معاشروں میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان معاشروں کی تشکیل کے لئے نظم ونسق کے قیام اور اس کا جامع مفہوم ہر دور کی عصری معنویت کے طور پر مکمل اور ہر پہلو کے اعتبار سے سمجھ نہ لیا جائے اس وقت تک معاشرتی نظم و نسق کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔"[34]

نظم ونسق کے قیام کی عصری معنویت کی روشنی میں دین اسلام جب بھی اپنے ماننے والوں سے اس طرح کے معاشرتی تقاضوں کی بات کرتا ہے تو اس میں ہمارے لئے سب سے پہلے چیز یہی سامنے پیش کرتا ہے کہ اس اسلام اور قرآن کی مربوط تعلیمات کو جس عظیم ہستی نے بہت ہی زیادہ منظم انداز میں اور اپنے دور کی عصری معنویت کو سامنے رکھ کر ہمارے لئے عمل کر کے پیش کیا ہے وہ ہیں محمد عربی ﷺ، ان کی جامع تعلیمات اور ان کی ہر دور میں اختیار کی گئی معاشرتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے حکمت عملی کو سمجھنا اور اس کے مطابق اپنی سیرت و کردار سازی کرنا، اصل میں رسول اللہ کے اسوہ کو اختیار کرنے کا مقصد ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں ہمیں جہاں کسی بھی ادارے میں کامل نظم ونسق اور اس کے تناظر میں معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرنا نظر نہیں آتا، وہیں اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مقدسہ کے مربوط اور منظم انداز میں لئے گئے پہلوؤں کو کامل انداز میں لینے سے قاصر نظر آتے ہے، جب کہ قرآنی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو سب سے پہلے تقاضا بھی یہی پیدا کیا جاتا ہے کہ اپنے ہر معاملے میں رسول عربی ﷺ کو کامل نمونے کے طور پر لیں، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ:

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "[35]

ترجمہ:" البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے"

رسول اللہ ﷺ کی حیات مقدسہ کے اسوہ کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے مذکورہ آیت قرآنی میں کامل نمونہ بتایا جا رہا ہے کہ زندگی کے کسی بھی موڑ پر اور کسی بھی دائرے میں نظم ونسق کے قیام اور اس کی عصری معنویت کی جب بات

[34] علوی، ڈاکٹر، خالد، اسلام کا معاشرتی نظام، (لاہور: الفیصل ناشران، 1999ء)، ص:188

[35] الاحزاب 33: 21

چیت ہو گی تو اس میں ہمیں کامل نمونہ رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ سے ہی ملے گا، جنہوں نے بہت ہی تھوڑے عرصے میں اُس عرب معاشرے کی تہذیب وتمدن کا اچھا بنایا جو بدنظمی اور افراتفری کا شکار ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے اسی نظم ونسق کے اور عرب معاشرے کی معنویت کو پیش نظر رکھ کر زندگی کے ہر معاملے میں ایسی تہذیب اور شائستگی پیدا فرمائی، کہ وہ عرب معاشرہ ایک مہذب اور ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے لگ گیا، دین اسلام ہمیں قرآن کریم اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ایسے ہی نظم ونسق کے مفہوم کا شعور حاصل کرنے کے بعد عصری معنویت کے تناظر میں اس کے قیام کی بات کرتا ہے، تاکہ آج کے دور کا انسان بھی اپنے معاشرے کو نظم ونسق اور اس کے قیام کے عصری بیانیے کا اچھی طرح شعور حاصل کر کے واضح کر سکے اور اپنے سماج کو منظم کر کے آج کے دور کی انسانیت کے سامنے اپنے پاکستانی معاشرے کو بطور منظم اور ڈسپلن سے بھرپور تعلیمات کا نمونہ پیش کرے اور دنیا و آخرت کی فلاح کو کامل طور پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

اللہ رب العزت ہمیں دین اسلام کی جامع تعلیمات کی روشنی میں قرآن اور سیرت طیبہ ﷺ میں موجود نظم ونسق کے قیام کی حکمت عملی اور اس کی عصری معنویت کی افادیت کو اپنے سماجی تقاضوں کی روشنی میں سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

خلاصۂ کلام:

اس تحقیقی مطالعے کے نتیجے میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات نظم ونسق کے قیام کے لیے ایک جامع، متوازن اور قابلِ عمل نظام فراہم کرتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں عدل، مساوات، سماج کو چلانے والی شوریٰ، اور قانون کی حکمرانی جیسی منظم تعلیمات کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد بن کر اُسے ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ بنا سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ ریاستِ مدینہ اس اسلامی نظم ونسق اور اس کے قیام دکے جامع مفہوم کا عملی مظہر ہے، جہاں مختلف اقوام، مذاہب اور طبقات کو مساوی حقوق حاصل تھے اور پورا مدنی معاشرہ منظم اجتماعیت کی تصویر پیش کر رہا تھا، آپ ﷺ نے اسی تناظر میں ہی مکہ سے مدینہ جا کر منظم معاشرے کی بنیاد رکھی کی آنے والی اقوام اپنے سامنے اُس سماجی و معاشرتی نظم و نسق کے قیام کو رکھ کر اپنے اپنے دور کی معاشرتی بدنظمی کا مکمل طور پر خاتمہ کر سکیں۔

تحقیق سے یہ بھی واضح کیا ہے کہ عصرِ حاضر میں، جب ملک پاکستان میں سیاسی بحران، سماجی ناانصافی اور اخلاقی زوال موجود ہے تو ایسے میں نظم ونسق کے حوالے سے اسلامی تعلیمات نہ صرف مذہبی معاشروں کے لیے ہے، بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ایک قابلِ اعتماد نمونہ مہیا کرتے ہوئے اس کی عصری معنویت کو مزید واضح کرتے ہیں۔

میں نے اپنے اس مضمون میں اس بات کو بھی پیش نظر رکھا ہے کہ نظم ونسق کے قیام کی حقانیت اور اس کی عصری معنویت ی ہی اصل میں انسانی فلاح، عدلِ اجتماعی اور پائیدار ترقی کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا، اسلامی اور عصری فکری دھاروں کو ہم آہنگ کر کے ایسا نظامِ معاشرہ ترتیب اور منظم کیا جا سکتا ہے جو پاکستانی معاشرے میں موجود انسانیت کو انتشار سے نکال کر امن، انصاف، اور فلاح کی طرف لے جائے، اس تناظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظم ونسق کا قیام اور اس کی عصری معنویت ایک ایسا قابلِ تجدید فکری سرمایہ ہے جو عصرِ حاضر کے تمام غیر منظم چیلنجز کا متبادل حل پیش کرتا ہے۔

مصادر ومراجع:

القرآن الکریم۔

لسان العرب، ابن منظور، محمد بن مکرم، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1408ھ۔

سید مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، التراث العربی، کویت، 1975ء۔

البخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح البخاری، (ت،ن)۔

سعید احمد دہلویؒ، فرہنگ آصفیہ، سائن بورڈ، لاہور، 2006ء۔

القاموس المحیط، محمد بن یعقوب فیروز آبادی، دارالفکر بیروت، 1415ھ۔

امینی، محمد تقی، مولانا، احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعائیت۔ الفیصل ناشران وتاجرانکتب، لاہور۔

ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دارالمعرفۃ، بیروت، 1998ء۔

مفتی تقی عثمانی، اسلام اور سیاسی نظریات، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، 2009ء۔

ڈاکٹر خالد علوی، علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل ناشران، لاہور، 1999ء۔

تقی، عثمانی، مولنا، ریاست مدینہ کا نظام حکومت، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، 2003ء۔

ابن سعد، محمد، طبقات الکبریٰ، ناصر نفیس اکیڈمی، کراچی، 1972ء۔

ایس ایم شاہد، اسلام اور جدید سیاسی وعمرانی افکار، یونس پرنٹرز، لاہور، 2010۔

ابن جریر الطبری، تاریخ طبری، مترجم: سید محمد ابراہیم، نفیس اکیڈمی، کراچی، 2004ء۔

تفسیر القرآن العظیم، ابن کثیر، اسماعیل بن کثیر، دارالطیبۃ للنشر والتوزیع، 1420ھ۔

پروفیسر غلام رسول چیمہ، اسلام کا عمرانی نظام، عرفان پبلیشرز، لاہور، 2004ء۔

ڈاکٹر اسرار احمد، اسلامی نظام زندگی، الفیصل ناشران و تاجرانکتب، لاہور۔

ابن سعد، محمد، طبقات الکبریٰ، ناصر نفیس اکیڈمی، کراچی، 1972ء۔

ڈاکٹر اسرار احمد، اسلام کا معاشرتی وسماجی نظام، انجمن خدام القرآن، لاہور، 2008ء۔

مولانا مودودی، اسلام کا نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات، اسلامک پبلیکشرز، لاہور، 1975ء۔

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، مکتبہ قاسم العلوم، لاہور۔

ڈاکٹر حمید اللہ، اسلامی ریاست، الفیصل ناشران، لاہور، 1998ء۔

ڈاکٹر محمد عبد اللہ، اسلامی ریاست، مکی دارالکتب، لاہور، 2016ء۔

مولنا حفظ الرحمان سیوہارویؒ، اسلام کا اقتصادی نظام، شیخ الہند اکیڈیمی، کراچی، 1996ء۔